بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

# مرقع قادیانی

جلد ۴ | امرتسر یکم فروری سنہ ۱۹۳۳ء | نمبر ۱۰

## مقدمہ بہاول پور

میں

## قادیانی ایمان کا ثبوت؟

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست بہاولپور ہے جہاں ایک شخص سنی حنفی سے قادیانی مرزائی ہوگیا اس کی منکوحہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ قانونی طور پر وہ دعوے خارج ہوگیا نکاح بحال رہا مگر ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور نے ازراہ ہمدردی فرمان صادر فرمایا کہ اس امر کی تحقیق قانونی شکل میں نہ ہو بلکہ محض مذہبی حیثیت سے ہو۔ چنانچہ مقدمہ ایک خاص مسلم جج کے سپرد ہوا۔ مدعیہ کی طرف سے بڑے بڑے علماء اسلام گواہ گزرے جنہوں نے اپنی شہادتوں میں بھی ثابت کیا کہ مرزا قادیانی اور اون کے اتباع اسلام سے خارج ہیں اس لئے مرزائی ہوجانے سے اسی طرح نکاح فسخ ہوجاتا ہے جسطرح عیسائی ہونے سے۔ مدعا علیہ نے بھی اپنا اسلام ثابت کرنے کو گواہ پیش کئے

جن میں سے ایک گواہ مولوی جلال الدین مبلغ قادیان ہے جس نے اپنا بیان مشرح کر کے کتاب کی صورت میں شائع کردیا جو آج ہمارے زیر نظر ہے۔

گواہ مذکور نے اس کتاب میں کئی ایک دھوکے دئیے ہیں۔

(اوّل) یہ کہ اس کے سرورق پر لکھا ہے :۔

"مولانا جلال الدین شمس احمدی گواہ مدعاعلیہ کا باطل شکن بیان"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ساری کی ساری شہادت ہے حالانکہ نہیں۔ اس کا ثبوت ؟ اس کا طرز بیان ہی کہہ دیا ہے کہ یہ تصنیفانہ شکل میں ہے شہادت کی صورت میں نہیں کیونکہ کتاب میں الگ الگ عنوان مقرر کر کے ہر ایک جزئی پر بحث کی گئی ہے اور فریق ثانی کے بیانوں کی کافی ذاتی تردید ہے جو شہادت میں نہیں ہو سکتی۔

ہمارے دعوے کی عبارت ہے جو کتاب مذکور کے اخیر صفحہ سرورق پر لکھی ہے جو یہ ہے :۔

"یہ بیان عدالت میں دینے کے لئے تیار کیا گیا اور سوائے ایک دو جگہ کے تمام بیان جج صاحب بہادر نے لکھا اور بعض عبارت میں اختصار کرنے کی وجہ سے الفاظ میں تبدیلی آئی ورنہ یہی بیان ہے جو من وعن دیا گیا"

اس بیان میں دبی زبان سے ہمارا دعوے تسلیم ہے کہ یہ کتاب ہو بہو شہادت کا بیان نہیں بلکہ بنا سنوار کر کتابی شکل میں ایک مستقل تصنیف ہے اور قادیانی عرف میں یہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اس کے موجد مرزا صاحب متوفی ہیں جو ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ہوشیارپور (پنجاب) میں لالہ مرلی دھر آریہ سے مرزا صاحب کا مباحثہ شق القمر پر ہوا۔ مجلس میں جو تقریر ہوئی وہ تو بالکل معمولی تھی الگ جاکر اس مباحثہ کو کتاب کی شکل میں "سرمہ چشم آریہ" شائع کیا۔

تو شرکاء مجلس حیران تھے کہ یہ اس بیان کو اصل مباحثہ سے کوئی لگاؤ نہیں (یہ بیان مولوی الٰہی بخش وکیل مرحوم ہوشیارپوری نے میرے سامنے کیا تھا۔

اسی طرح اور بھی کئی ایک واقعات ہیں جو مرزا صاحب متوفی کی ایجاد پسند طبیعت

کے شرمندۂ احسان ہوتے تھے مگر ہم ان کی تفصیل میں نہیں جاتے۔

گواہ مذکور نے اصل مضمون شہادت میں بھی کمال کیا۔ مقدمہ عدالت میں ہونے کی وجہ سے ہمارا حق نہیں کہ اس میں دخل دیں مگر چونکہ گواہ نے اپنا بیان بحیثیت مصنف کے پبلک میں پیش کر کے پبلک کو مذہبی صورت میں غلط راہ دکھانے کی کوشش کی ہے اس لئے ہم مقدمہ سے قطع نظر اس شائع شدہ کتاب پر تبصرہ کرتے ہیں۔

قادیانی جماعت اس بیان پر بڑے شاداں فرحاں ہیں ہمارے نزدیک ان کو اس بیان پر رونا چاہیئے کیونکہ قادیانی قلعہ کے لئے بم کا گولہ ہے لیکن قادیانی گروہ اپنی عادت مستمرہ میں مجبور ہے کہ جو بات ان کے خلاف ہو اس کو اپنے موافق ظاہر کرنے میں ان کو کمال ہے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم مرزا صاحب کی پیشگوئی ختم کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا تاہم مرزا صاحب نے بڑے فخر و مباہات سے لکھا:۔

"کہ دکھاؤ آتھم کہاں ہے؟ "

ہم اپنے طرز بیان کے ماتحت گواہ کا بیان خود اس کے الفاظ میں سامنے رکھتے ہیں۔ گواہ مذکور، مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا ایمان مندرجہ ذیل عبارت سے ثابت کرتا ہے۔ ناظرین لمبی عبارت سے ملول خاطر نہ ہوں ساری کتاب کی یہی جان ہے اس لئے تھوڑا سا وقت اس کے پڑھنے پر خرچ کریں۔ گواہ مذکور لکھتا ہے:۔

# "ایمان اور اسلام کیا چیزیں ہیں؟"

"قرآن مجید" خدائے بزرگ و برتر اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب الخ کہ مومن اور متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور (اے رسول) جو تجھ پر اُتارا گیا۔ اور جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا۔ اُس سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کے سیدھے رستے پر ہیں۔ اور یہی

کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورۂ بقرہ رکوع اول)۔

غیب میں تمام ایمانیات کا ذکر کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی مقدس ذات اور اس کی صفاتِ عالیہ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ اور ملائکہ اور رُسل بھی رسالت کے لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ اُن سے جو کلام کرتا ہے وہ ہم سے مخفی اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور کتاب اس مخفی تعلق کا نتیجہ ہے اس لئے وہ بھی ایمان بالغیب میں داخل ہے۔ اسی طرح قضاء وقدر اور امور آخرت اور دوزخ وجنّت وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔ حقوق اللہ اور عبادات میں سے اللہ تعالےٰ نے سب سے بڑی عبادت یعنی نماز کا اور حقوق العباد میں سے زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا ہے کہ جو حضرت خاتم النبیین قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُتار اگیا اس پر وہ ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جو لوگ ایمان لائے ان کے ایمان کی توقعات قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت میں مذکور ہیں۔

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربّہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ لا نفرق بین احدٍ من رسلہٖ (بقرہ رکوع ۴۰) ترجمہ کہ پیغمبر جو کچھ اس پر خدا کی طرف سے اُترا اُس پر ایمان لایا اور تمام مومنین۔ ہر ایک خدا پر ایمان لایا اس کے تمام فرشتوں پر۔ اس کی تمام کتابوں پر۔ اور اس کے تمام پیغمبروں پر۔ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔

جب کوئی شخص قرآن شریف پر ایمان لایا تو اس کے اندر جو کچھ ہے۔ اجمالاً یا تفصیلاً اُس سب پر ایمان لایا خدا تعالےٰ کی صفات اور قیامت حشر ونشر دوزخ وبہشت پر۔

**حدیث** (۱) صحیح مسلم میں ہے۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام کے متعلق استفسار کیا۔ تو حضور سید المرسلین نے فرمایا۔ کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالےٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں پر۔ اس کے رسولوں پر بعث بعد الموت پر۔ اور تقدیر پر یقین رکھے۔ اور اسلام گواہی دینا اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود

نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اور نماز کا ادا کرنا اور زکوٰۃ کا دینا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور بیت اللہ کا (بشرط استطاعت) حج کرنا ہے۔ اس پر جبریل نے آنحضرت صلعم کی تصدیق کی۔ بعد ازاں جبریل کے چلے جانے پر حضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے کے لئے آئے تھے (مشکوٰۃ صفحہ ۳)

(۲) ایک دوسری حدیث میں حضور نے فرمایا ہے بُنِیَ الاسلام علی خمس الخ کہ اسلام کی بناء پانچ امور پر رکھی گئی ہے۔ یعنی کلمۂ شہادت[۱] - نماز[۲] کا قائم کرنا - زکوٰۃ[۳] کا دینا۔ رمضان[۴] شریف کے روزے رکھنا۔ اور طاقت ہے تو حج[۵] کرنا۔ (بخاری و مسلم) مشکوٰۃ صلا۔

(۳) ایک تیسری حدیث میں حضور نے فرمایا۔ اُمرتُ ان اقاتل الناس الخ کہ مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ پس جب وہ یہ کام کریں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لئے اور ان کا حساب اللہ تعالےٰ پر ہے۔ (بحوالہ بخاری) مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۔

**فقہ** (۱) فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ اصل توحید اور وہ چیز جس کے ساتھ اعتقاد صحیح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کہے میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر۔ اور بعثت بعد الموت پر اور تقدیر اور خیر و شر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر۔ اور حساب اور میزان اور جنت و نار پر۔ کہ یہ سب باتیں سراسر حق ہیں۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۳ و ۴) مطبوعہ حیدرآباد۔

اور اسی شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۴۳ پر ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ امت محمد صلعم سے ہو تو وہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور دل سے اس کے مطالب کی تصدیق کرے تو ایسا شخص یقینی طور پر مومن ہے اگرچہ وہ فرائض و محرمات سے بیخبر ہو۔

پھر صفحہ ۵۳ پر ہے کہ اسلام کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو فرائض و محرمات بیان کئے

ہیں کہ بعض اشیاء حلال اور بعض حرام ہیں - اُن پر بلا کسی اعتراض کے اپنی رضامندی کا اظہار کرے -

(۲) فقہ کی کتاب البحرالرائق کے صفحہ ۱۳۸ جلد ۵ میں لکھا ہے کہ طحاوی کی شرح میں ہے کہ قاضی امام ابو یوسف سے مرتد کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کیونکر مسلمان ہوگا - تو انہوں نے کہا کہ "وہ کلمہ شہادتین پڑھے - اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اُس کا اقرار کرے - اور جس دین یہودیت یا عیسائیت کو اُس نے اختیار کیا تھا اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرے اور بعث اور نشور کا اقرار کرنا مستحب ہے"

پس قرآن مجید - اور احادیث و فقہ کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ مندرجہ بالا امور جس شخص میں پائے جائیں وہ اللہ و رسول کے نزدیک مومن اور مسلمان ہے -

## جماعت احمدیہ کے عقائد

اب میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مذہب آپ کی کتب سے بیان کرتا ہوں -

(۱) آپ نور الحق حصہ اول صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں: "ہم مسلمان ہیں - خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں - اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں - اور خدا کی کتاب قرآن اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں - اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتے ہیں - اور نماز پڑھتے ہیں - اور روزہ رکھتے ہیں - اور اہل قبلہ ہیں - اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں - اور ہم نہ شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں - اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے - اور جو کچھ رسول اللہ سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں - چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں - اور اسکی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں - اور ہم اللہ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں"

(۲) حضور اپنی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ (احمدی) یقین کریں کہ اُن کا ایک قادر اور

قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ اس کا کوئی بیٹا.... اس کی قضاء قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی آگے قدم رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ تم اُس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور (قلب) سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۴)

(۳) آپ اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں فرماتے ہیں:- (ترجمہ از عربی عبارت)

"ایمان لاتا ہوں میں اللہ پر۔ اور اس کے ملائکہ پر۔ اور کتابوں اور رسولوں پر۔ اور مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اُٹھنے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر۔ جو قرآن کریم ہے۔ اور تابعداری کرتا ہوں تمام رسولوں سے افضل اور خاتم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں علیٰ وجہ البصیرۃ کہ کوئی معبود و مسجود خلائق نہیں سوائے اللہ تعالےٰ واحد کے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد خدا کا خاص بندہ۔ اور اُس کا رسول ہے۔ اے رب مجھ کو مسلمان ہی زندہ رکھ اور اسلام پر ہی وفات دے۔ اور میرا حشر اپنے مومن بندوں کے ساتھ کر۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے۔ اور سوائے تیرے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اور تو ہی میرا سب سے بہتر گواہ ہے۔"

"اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے اور خداوند علیم و سمیع اول الشاہدین ہے کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا

جاتا ہے۔ اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے لگتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں"۔

(۴) آپ اپنی ایک تصنیف التبلیغ صفحہ ۳۸۷ و ۳۸۸ پر لکھتے ہیں (ترجمہ از عربی عبارت) ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر۔ اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام اُن انسانوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہونگے افضل ہیں۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک بحرِ ذخار ہے جو ہدائت کی تمام قسم کی باریکیوں سے مملو اور معمور ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جنّت اور دوزخ اور قیامت اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات سراسر حق ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اور جو امور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں ہم اُن سے بالکل بیزار اور بری ہیں۔ اور ہمارے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں اس پر ہمارا پختہ ایمان ہے اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہہ کو نہ جانیں اور جو شخص ان مذکورہ عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے تو وہ ہم پر افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو! خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص بخیل و ذلیل سانپ کی طرح مجھے کاٹنے کو دوڑتا۔ اور اپنی جہالت اور کج فہمی کے باعث اپنی خواہشات نفسانی کا پیرو ہوکر میری تکفیر کرتا ہے۔ وہ صحیح راستہ پر نہیں۔ اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین۔ اور توحید میرا یقین ہے۔ اور میرا دل کبھی کجرو ہوکر گمراہی میں نہیں پڑا۔ اور جو بدقسمت قرآن مجید کو چھوڑ کر قیاسی باتوں پر چلتا ہے۔ وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایک پُرخطر جنگل میں جہاں ہر قسم کے درندے ہوں داخل ہوگیا اور ایک بھیڑئیے نے اُسے پھاڑ ڈالا۔ اور وہ ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا فدائی اور حضرت سیدانام احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار غلام ہوں"۔

(۵) آپ اپنی عربی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور کوئی عمل اور عبادت قبول نہ ہوگی جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

رسالت کا اقرار سچے دل سے نہ کیا جائے اور دین اسلام پر ثبات و قیام نہ ہو۔ اور وہ شخص ہلاک ہو گیا۔ جس نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اور بقدر طاقت تمام امور میں آپ کی پیروی نہ کی۔ کوئی جدید شریعت آپؐ کے بعد نہیں۔ اور نہ کوئی کتاب آپ کی شریعت کو منسوخ کر سکتی ہے۔ اور کوئی شخص آپؐ کے مبارک کلمہ کو بدل نہیں سکتا۔ اور جس نے ذرہ بھر قرآن شریف سے رُوگردانی کی وہ ایمان سے خارج ہو گیا اور ہرگز کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا جب تک اُن تمام امور میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکے ہیں آپؐ کی پیروی نہ کرے۔ اور جس نے ایک رتی بھر آپ کی وصیت اور حکم کو چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا"

(۶) حضرت صاحب اپنی ایک کتاب ایام الصلح صفحہ ۸۶۔ ۸۷ میں اپنے عقائد بیان فرماتے ہیں :-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کے کلام میں قرآن مجید کو پنجہ مارنے کا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔ اور (ام المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کریم کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں"۔

"اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان

اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء (علیہم السلام) اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج۔ اور (اسی طرح) خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اسبات پہ گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوے اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوے ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود اپنے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللہ علی الکافرین المفترین۔"

اب میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ عدالت سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ بالا تحریروں کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے کہ آیا ہمارے عقائد اسلام کے خلاف ہیں یا عین مطابق۔ خدا تعالےٰ کی سب سے بزرگ اور آخری کتاب قرآن حکیم اور احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن باتوں کو ایک شخص کے مومن اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اُن سب پر خلوص دل اور صمیم قلب سے ہم یقین اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جن اعمال صالحہ کے بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے وہ ہم بفضلہ بجا لاتے ہیں۔ اور بقول حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علانیہ کہتے ہیں:-

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم" (سراج منیر)

| نقض اجمالی | گواہ مذکور یا فاضل مصنف اپنے بیان پر نقض اجمالی سے غافل ہو گیا۔ |
| --- | --- |
| اے صاحب! | بتائیے یہ آپ کا ایمانی ثبوت بتمامہ ہم منکرین مرزا کو بھی مومن اور مسلمان |

ثابت کرتا ہے یا نہیں؟ کونسی بات ہے جو ہم محمدی مسلمانوں میں (عام اس سے سنی ہو یا شیعہ حنفی ہو یا اہلحدیث) نہیں پائی جاتی پھر وہ کیا کمی ہے جس کی وجہ سے ہم سب فرقے بقول مرزا اور مرزائیاں کافر اور جہنمی ہیں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا بس وہی محل بحث ہے جو گواہ نے چھپایا ہم اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہی ایک مرکزی نقطہ ہے غور سے سنیئے ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ گواہ کے واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد لکھتے ہیں:-

"ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا صاحب) کے منکر ہیں" (انوار خلافت صفحہ ۹)

پس یہ ہے کہ اصل نزاع اس لئے ہم بھی اسی اصول پر بنا کر کے گواہ مذکور اور ان کے ہم خیالوں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں وہ غور سے سنیں۔

مفہوم الشیٔ میں جو جو مفہوم داخل ہوتا ہے وہ اس کی ماہیت ہوتا ہے وہ اگر عام ہے تو جنس ہے مساوی ہے تو فصل ہے۔ فصل ہی دو نوعوں میں ممیز ہوتی ہے اسی پر سارا دارومدار ہوتا ہے مثلاً انسان اور بیل میں حیوانیت مشترک ہے۔ یعنی دونوں میں برابر پائی جاتی ہے۔

بعض حیوانیت سے نہ انسان وجود پذیر ہو سکتا ہے نہ بیل جب تک ان میں فصل نہ ملے۔

یہ تو بالکل بدیہی ہے کہ نوع کا فصل الگ الگ ہے اور فصل ہی سے انواع کی علیحدگی ہوتی ہے کسی نوع میں کوئی مفہوم وجوداً داخل ہے اور دوسرے میں عدماً تو لامحالہ وہ ہر دو نوع الگ ہیں۔ اس منطقی تقریر کو ہم عام فہم لفظوں میں بیان کرتے ہیں کہ چونکہ قادیانی اسلام میں نبوت مرزا کا وجود داخل ہے اور عربی اسلام میں ہر نبوت کا

عدم داخل ہے اس لئے قادیانی اسلام اور عربی اسلام دو الگ الگ نوع ہوئے عادل گواہ اور نیک نیت مصنف کا فرض ہے کہ منشاء اختلاف اور امر متنازعہ کو صاف کرے نہ کہ امور اتفاقیہ کو بیان کر کے امر متنازعہ سے چپکا سا خاموش نکل جائے ایسا کرنے والا نہ تو حق گو ہوتا ہے نہ شاہد عادل۔

ہم حیران ہیں مصنف ... باوجود علمیت اور قابلیت کے دیانت سے اتنا دور کیوں ہو گیا کہ اصل نزاع پر کوئی روشنی نہیں ڈالی اور امر عام سے امر خاص کو ثابت کئے جاتا ہے اہل علم اور اہل شریعت سے مخفی نہیں کہ بعد تقرر ماہیت کسی چیز کا اس میں داخل ہونا محال ہے اگر کوئی چیز داخل ہو گی تو بڑی خرابی لازم آئے گی یا وہ ماہیت تامہ نہ ہو گی یا جن افراد میں یہ چیز داخل ہوئی ہے وہ الگ ماہیت کے افراد ہونگے۔

پس جو لوگ اس اسلامی ماہیت میں (جو مولوی جلال الدین گواہ نے بیان کی ہے) کسی اور چیز کو (قادیانی نبوت ہو یا ایرانی) داخل کرتے ہیں۔ مولوی جلال الدین کے شہادتی بیان کے مطابق وہ اسلامی ماہیت کے سوا کسی اور ماہیت کے افراد ہیں۔

ہمارے خیال میں یہی مضمون مدعیہ کے دعوے کا ہے جو مولوی جلال الدین نے بحیثیت گواہ مدعا علیہ ثابت کیا۔ غالباً اس مرحلہ پر پہنچ کر مدعیہ یہ شعر پڑھیگی۔

ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

**نوٹ** امت مرزائیہ ہر جگہ یہی کہا کرتی ہے کہ اسلام کی جملہ ضروریات کو ہم مانتے ہیں پھر ہم کافر کیوں؟ ہمارے ناظرین ان کو کہا کریں کہ ہم محمدی مسلمان بھی تو ان سب ضروریات کو مانتے ہیں پھر ہم کافر کیوں۔ پس جس کی وجہ سے ہم کافر اسی کی وجہ سے آپ خارج ع

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا